خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 24- اگست 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 28

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار 24- اگست 1998ء   1419ھ - 24- ظہور 1377ھش   جلد 48-83 نمبر 184

دعوت الی الخیر

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کرنے والے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا اور جو شخص کسی گمراہی اور برائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر اس برائی کے کرنے والے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہیں آتی۔

(مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنہ او سیئۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز اکٹھے پڑھیں گے

1863ء کا ایک واقعہ ہے کہ قادیان کی گلیوں میں ایک نابینا شخص راستے کی ٹھوکروں سے بچتا بچاتا چلا جا رہا تھا۔ ایسے معذور شخص کے لئے ہر لمحہ ٹھوکر لگنے کا اندیشہ تو رہتا ہی ہے لیکن راستہ بتانے والا اور ہر لغزش سے بچانے والا بھی تو کوئی نہیں ہوتا۔ یہ نابینا اور غریب شخص جا رہا تھا کہ ایک کامل رہنما کی نظر اس پر پڑی اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا اور کھانا کھلایا۔ کھانا کھلانے والی اس ہستی کا نام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ جو قادیان کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے فرد تھے۔ کھانا کھلانے کے بعد فرمایا۔

”حافظ تو میرے پاس ہی رہا کر۔“ یہ نابینا شخص جس کا نام حافظ معین الدین ولد شیخ روڈے شاہ تھا۔ اور لوگ اسے معنا کہا کرتے تھے۔ اس شفقت پر بہت حیران ہوا۔ اور آپ کے پاس رہنے کو تیار ہو گیا۔ لیکن سمجھا کہ شاید مجھ سے کوئی کام وغیرہ کروایا جائے گا۔ ادب سے بولا ”مرزا جی! مجھ سے کوئی کام تو ہو نہیں سکے گا۔ کیونکہ میں معذور ہوں۔“

لیکن حضرت اقدس اس کو گھر کے کام کاج کے لئے تو لائے نہیں تھے اور نہ ہی اس مقصد کے لئے اسے اپنے پاس رکھنا چاہتے تھے۔ بلکہ آپ کی اسے اپنے پاس رکھنے کی غرض تو اور ہی تھی فرمایا!

”حافظ کام تم نے کیا کرنا ہے۔ اکٹھے نمازیں پڑھ لیا کریں گے اور تو قرآن شریف یاد کیا کر۔“

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ نماز باجماعت کے لئے حضرت اقدس کے دل میں کس قدر جوش تھا۔ اور اہتمام کی خواہش تھی کہ ایک معذور آدمی کا خرچ برداشت کرنے کو تیار ہیں کہ نماز باجماعت کا انتظام ہو جائے گا۔ اس طرح حافظ معین الدین صاحب کو حضرت صاحب کے قرب کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس وقت حضرت صاحب کی عمر صرف اٹھائیس برس تھی۔ اور حافظ صاحب کی عمر اس وقت پندرہ سولہ برس کی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب اپنی تصنیف ذکر حبیب میں تحریر فرماتے ہیں۔

”جب ابتداء میں میں قادیان گیا اور (بیت) مبارک میں صرف چار نمازی ہوا کرتے تھے اور حافظ معین الدین صاحب نماز پڑھایا کرتے تھے۔ جب حضرت مولوی نور الدین صاحب نقل مکانی کر کے غالباً 1902ء میں قادیان آ گئے تو حضرت صاحب نے انہیں پیش امام بنایا۔ اور وہی نمازیں پڑھاتے رہے۔“

قیام نماز کا آخری کارخانہ خاندان ہے اسے حرکت دینے کیلئے جماعتی تنظیمیں قائم ہیں

ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کیلئے منعقد کریں

اس کے نتیجے میں خدا آپ کی حفاظت فرمائے گا اور ظاہری فتح کے دن بھی قریب تر لائے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8- نومبر 1985ء سے ایک اہم اقتباس

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہو گا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں، اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ، نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نمازیں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو۔ انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جوابدہی کے قریب تر جا رہے ہو۔ ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جوابدہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جوابدہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں، اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دہری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گذشتہ گذرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں کہ ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کے لئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں، انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کر لیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کر لیں، تین مہینے میں مقرر کر لیں مگر جب مقرر کر لیں پھر اس پر قائم رہیں، اس پر صبر دکھائیں ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے، اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے، کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی، کتنوں کو نمازیں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہو گا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد دسمبر 86ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جو شخص خدا تعالیٰ کا ہو جائے تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اپنے بھائیوں کا نہ ہو

اس دور میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خاص طور پر میری توجہ پھیری ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 19۔ جون 1998ء بمطابق 19 احسان 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الرحمٰن واشنگٹن (امریکہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ نحل آیت 91 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج اس آیت کا انتخاب میں نے حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے بعض استنباط کی وجہ سے کیا ہے جن کی بنیاد زیادہ تر اسی آیت پر ہے۔ کچھ عرصہ سے لوگ یہ سوال بھیج رہے ہیں یعنی مسلسل نہیں مگر کبھی کبھی بھیج دیتے ہیں کہ قرآن کریم کے احکامات اور نواہی ہیں کتنے۔ وہ حضرت مسیح موعود (۔) کے حوالے سے یہ بھی لکھتے ہیں کہ بعض جگہ دو تین کا ہی ذکر ہے بعض جگہ پانچ سو کا ذکر ہے بعض جگہ سات سو کا ذکر ہے بعض جگہ ہزارہا کا ذکر ہے تو کل احکامات ہیں کتنے اور حضرت مسیح موعود (۔) نے مختلف مواقع پر ان کی مختلف تعداد کیوں بیان فرمائی ہے۔ پس اس پہلو سے میں نے تمام اقتباسات کو اکٹھے کر کے آغاز سے جس میں ایک دو احکامات کا ذکر ہے، پھر آگے اس کو بڑھا کر ان احکامات کی بات کی ہے جو پانچ سو یا سات سو تک جا پہنچتے ہیں پھر آخر پر حضرت مسیح موعود (۔) کا وہ اقتباس رکھا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ ہزارہا ہیں اور ہزارہا سے مراد محض ہزارہا نہیں بلکہ ہزارہا ایک محاورہ ہے جس کا مطلب ہے کہ اتنے ہیں کہ ان کا شمار ہی ممکن نہیں۔

کس کس پہلو سے، کیا کیا تعداد معین ہوتی ہے یہ ایک بہت اہم علمی مسئلہ ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو نہ صرف علمی فائدہ ہو گا بلکہ روحانی فوائد بھی بہت پہنچیں گے۔ چنانچہ سب سے پہلا اقتباس حضرت مسیح موعود (۔) کا ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550 سے ہے۔ عنوان ہے قرآن کے دو بڑے حکم ہیں۔ اب کہاں چار سو، پانچ سو، سات سو، ہزارہا اور بات شروع ہوئی ہے دو بڑے حکم ہیں اور جب آپ مفہوم کو سمجھیں گے تو دل گواہی دے گا کہ ہاں دراصل تو قرآن انہی دو احکام کے گرد گھوم رہا ہے۔ فرمایا "باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو" یہ ایک حکم ہے جس کے تابع پھر اور بہت سی باتیں آگئیں۔ "باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ **قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں۔ ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہ، دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنی بنی نوع کی"** یہ مرکزی نقطہ ہے تمام قرآنی تعلیمات کا کہ اللہ کی توحید اور اس کی محبت اور اس کی اطاعت میں اپنے آپ سے کھوئے جاؤ اور کلیتہً اپنی گردن خدا کی محبت اور عشق اور اطاعت کے حضور خم کر دو اور اگر ایسا کرو گے تو دوسرا حکم طبعاً اسی سے نکلتا ہے جو خدا کا ہو جائے یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ وہ خدا کے بندوں کا نہ ہو۔ پس دراصل تو ایک ہی حکم ہے جس کے تابع پھر یہ دوسرا حکم از خود ایک فطری تقاضے کے طور پر پھوٹتا ہے اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع انسان کی ہمدردی کرو۔ اس کے بعد فرمایا "اور ان حکموں کو اس نے تین درجے پر منقسم فرمایا ہے جیسا کہ استعدادیں بھی تین ہی قسم کی ہیں۔ اور وہ آیت کریمہ یہ ہے ان اللہ یامر بالعدل....... یہ وہی آیت ہے جس کی میں نے ابھی آپ کے سامنے تلاوت کی تھی۔ اب اس اجمال کی تفصیل حضرت مسیح موعود (۔) کے الفاظ میں سنئے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "اب میں پہلے کلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں ابھی ذکر کر چکا ہوں کہ انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں یعنی نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ۔ اور طریق اصلاح کے بھی تین ہیں۔ اول یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنیٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادی وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریق پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں اور نہ کتوں کی طرح مردار خور ہوں اور نہ کوئی اور بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے ادنیٰ درجہ کی اصلاح ہے۔"

"یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیئر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھلانا ہوں" پورٹ بلیئر کسی زمانہ میں آدم خوروں کے لئے مشہور ہوا کرتی تھی تو اس لئے وہ پورٹ بلیئر کا حوالہ حضرت مسیح موعود (۔) نے دیا ہے۔ فرمایا "مثلاً پورٹ بلیئر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھلانا ہوں تو پہلے ادنیٰ ادنیٰ اخلاق انسانیت اور طریق ادب کی ان کو تعلیم دی جائے۔ دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھی بھرا پڑا ہے اس سب کو محل اور موقع پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔"

اب اس عبارت سے تین طریقے اصلاح کے بیان فرمائے ہیں لیکن معمولی تدبّر کرنے والا انسان بھی غور کر سکتا ہے کہ ہر طریقے کے تابع بے شمار اور طریقے ہیں۔ ایک بڑا حکم ہے اس بڑے حکم کی آگے شاخیں ہیں اور پھر شاخیں در شاخیں چلتی چلی جاتی ہیں۔ اب ایک وحشی کو مثلاً پورٹ بلیئر کے وحشی کو جب آداب سکھانے ہوں گے تو اس میں ان لوگوں کی گندی عادات جو مدتوں سے چلی آ رہی ہیں ان کا مطالعہ ضروری ہو گا۔ ان عادات کی اصلاح کے لئے جو موقع اور محل کے مطابق اصلاح ضروری ہے اس پر غور اور فکر کی ضرورت ہو گی۔ ان کو سکھانا ہو گا۔ **تو بات تو ایک ہی حکم سے چلتی ہے اللہ کی اطاعت، لیکن آگے پھر پھیلتی چلی جاتی ہے اور اسی طرح تعلیمات ایک سے پھر متعدد تعلیمات میں منتقل ہو جاتی ہیں گویا توحید کے تابع پھر خدا تعالیٰ کا بندوں سے جو سلوک ہے وہ بندوں کی نسبت سے پھیلتا چلا جاتا ہے۔**

"تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔" "تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں" اول تو اخلاق فاضلہ سے متصف کرنے کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے بہت لمبی محنت کی ضرورت ہے لیکن ایک دفعہ کوئی اخلاق فاضلہ سے متصف ہو جائے یعنی اس کا وصف بن جائے تو وہاں بات کو چھوڑنا فی الحقیقت سفر کا کچھ حصہ طے کرنے والی بات ہے بالآخر یہ سفر اللہ تعالیٰ کی محبت پر منتج ہونا چاہئے اور اس کے سوا اس سفر کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

فرمایا جب متصف ہو جائے پھر زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزا چکھایا جائے۔ ان کو بتایا جائے کہ اللہ کی محبت اور اس کے وصل کا شربت پینے میں کتنا مزا ہے۔ "یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں۔ اور ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ ایسے وقت میں مبعوث ہوئے تھے جبکہ دنیا ہر ایک پہلو سے خراب اور تباہ ہو چکی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر یعنی جنگل بھی بگڑ گئے اور دریا بھی بگڑ گئے۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو اہل کتاب کہلاتے ہیں وہ بھی بگڑ گئے اور جو دوسرے لوگ ہیں جن کو الہام کا پانی نہیں ملا وہ بھی بگڑ گئے۔ پس قرآن شریف کا کام دراصل مردوں کو زندہ کرنا تھا جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مردہ ہو جانے کے بعد پھر زندہ کرتا ہے۔"

(فرمایا) باقی دنیا کو چھوڑ دیں اپنے امریکہ کی خبر کریں۔ خود امریکہ میں اتنی بے حیائی ہے، اتنی بے رواہ روی ہے کہ ایک زمانہ تو یہ تھا کہ امریکہ سے لگتا تھا بے حیائیاں دساور کو جاتی ہیں۔ لیکن اب دوسرے ملکوں نے بھی اتنا مقابلہ کیا ہے بے حیائیوں میں کہ اب کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ بے حیائی یہاں زیادہ ہے یا باہر زیادہ ہے (-) یعنی اب یہ فرق نہیں رہا کہ کہاں سے برائی پھوٹی تھی۔ مذہب کہاں تھا اور لامذہبیت کہاں تھی۔ جب سب برائیاں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر برابر ہو جائیں تو اس وقت یہ محاورہ صادق آتا ہے (-) خشکی اور تری دونوں فساد سے بھر گئے۔ تو باہر کے ملکوں میں آپ میں سے ہر ایک کو جانے کا موقع ملے یا نہ ملے مجھے سفر کا موقع ملتا رہتا ہے۔ افریقہ بھی جاتا ہوں، امریکہ بھی اور یورپ کے ممالک ہیں یا مشرق بعید کے ممالک ان کا بھی سفر کرتا ہوں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ زمانہ جس کا نقشہ قرآن کریم نے کھینچا تھا وہ آج بعینہ اس دنیا پر پورا اتر رہا ہے۔ اب کوئی ان کو شمار کر کے دیکھے کہ برائیاں ہیں کتنی تو احکام کا اندازہ ہو جائے گا کتنے ہونے چاہئیں ہزارہا لاکھوں برائیاں ہیں اور لاکھوں برائیوں کے مقابل پر ایک ہے نہی، یہ برائی نہیں کرنی، یہ برائی بھی نہیں کرنی۔ اور (-) اس آیت کریمہ نے یہ جو تین بچنے کی باتیں بیان فرمائی ہیں یہ سارے ان کے تابع ہیں اور اب کوئی حساب کرتا ہے تو کرتا پھرے۔ ناممکن ہے کہ ان برائیوں کو گن سکے جن برائیوں کا ایک آیت کے تین حصوں میں ذکر فرما دیا گیا۔

پس اسی سے اندازہ ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود (-) جہاں ایک حکم، دو حکموں، تین حکموں کی باتیں کرتے ہیں تو آپ کے ذہن میں ایک پورا جہان ہے حکموں کا، مناہی کا بھی اور احکامات کا بھی۔ اور اس پہلو سے آپ کو میں بعض اور مثالیں دوں گا اس سے اندازہ ہو گا کہ حکموں کا تو کوئی شمار ہی نہیں رہتا۔ اس لئے وہ علماء جنہوں نے پانچ سو گنے یا سات سو گنے وہ کوتاہ نظر تھے، وہاں ٹھہر گئے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے پانچ سو بھی گنے اور سات سو بھی گنے اور پھر آپ کی نظر ہر طرف پھیل گئی اور آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ پانچ سو، سات سو کی کیا بحث ہے یہ تو بے شمار چیزیں ہیں جن کا قرآن کریم میں ذکر مل رہا ہے، جن سے بچنا ضروری ہے یا جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اب آنحضرت ﷺ کی سرزمین عرب کا حال حضرت مسیح موعود (-) یوں بیان فرماتے ہیں "اس زمانے میں عرب کا حال نہایت درجہ کی وحشیانہ حالت تک پہنچا ہوا تھا اور کوئی نظام انسانیت کا ان میں باقی نہیں رہا تھا اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے۔" اور یہ وہ امر ہے جس کا آج بھی اطلاق ہو رہا ہے۔ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن پر فخر کیا جا رہا ہے اور ٹیلی ویژن پہ وہ فخر کے طور پر دکھائے جاتے ہیں کہ ہم ان گناہوں میں اتنا ترقی کر چکے ہیں "اور تمام معاصی ان کی نظر میں فخر کی جگہ تھے اور ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا" اب آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کا اطلاق نہیں ہو رہا۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ جتنی جنسی بیماریوں کی تحقیق کرنے والے ماہرین ہیں وہ بتاتے ہیں کہ امر واقعہ ہے عورتیں بھی صدہا مرد کرتی ہیں اور مرد بھی صدہا عورتیں کرتے ہیں صرف قانون کی نظر میں شادی شدہ نہیں ہوتے۔ تو عربوں کو تو اس بات کا کوئی جھگڑا نہیں تھا۔ ان کے ہاں شادی ہونا یا نہ ہونا برابر بات تھی۔ لیکن جہاں ایک شادی کی اجازت ہے اور ایک شادی پر فخر ہے وہاں غیر قانونی شادیاں آپ سینکڑوں بھی کر لیں تو کوئی اعتراض کی بات نہیں، قانونی شادی نہیں ہونی چاہئے بس۔ صرف یہ اختلاف ہے۔ تو جب آپ سنتے ہیں ایک شخص صدہا بیویاں کر لیتا تھا تو یہ واقعۃً آج بھی اس بات پر عمل ہو رہا ہے۔

فرماتے ہیں۔ "حرام کا کھانا ان کے نزدیک ایک شکار تھا" اب حرامخوری تو اتنی عام ہو چکی ہے دنیا میں جیسے شکار کر لیا ویسے حرام خوری کر لی کوئی بھی فرق اور کوئی تمیز باقی نہیں رہی۔ اب یہ ایک فقرہ ایسا ہے جو اچانک دلوں میں ایک ہلچل پیدا کر دے گا۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ آج کل دنیا میں بعینہ یہ بات ہم ہوتی دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ اسلامی ممالک کہلانے والوں میں بھی یہ بدی مل رہی ہے اور ہمیشہ تو نہیں پکڑی جا سکتی مگر پکڑے جانے کے مواقع بھی اتنے ہیں کہ اخبارات ان کے ذکر سے منہ کالا کر لیتے ہیں فرماتے ہیں "ماؤں کے ساتھ نکاح کرنا حلال سمجھتے تھے" اب نکاح کرنا تو حلال سمجھتے تھے مگر یہاں جو خبریں پاکستان کے اخباروں میں آتی رہتی ہیں ان سے پتہ لگتا ہے کہ نکاح کرنا تو حرام ہی رہے گا مگر نکاح کے لوازمات سارے کر لیتے ہیں اور بہت ہی خوفناک حالتیں ہیں جن کے تفصیلی ذکر کی گنجائش نہیں ہے۔ یعنی میری طبیعت پہ ان کے ذکر سے ایسی کراہت آتی ہے کہ میں مجبور ہوں کہ اشارہ ہی آپ کے سامنے رکھ دوں کہ یہ بدیاں بھی عام ہو چکی ہیں۔

فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ کو کہنا پڑا (-) تمہاری مائیں تم پر حرام کی گئی ہیں" اب اس فقرے میں حضرت مسیح موعود (-) نے اس زمانے کی ہر بدی کھول کر رکھ دی ہے۔ کیا ضرورت تھی، کیوں خدا نے فرمایا اگر ماؤں کو حلال نہیں سمجھا جاتا تھا تو اس حکم امتناعی کی ضرورت ہی کیا تھی۔ "آدم خور بھی تھے دنیا کا کوئی گناہ نہیں جو نہیں کرتے تھے۔ اکثر معاد کے منکر تھے" یعنی یہ کوئی تصور نہیں تھا کہ ہم جی اٹھیں گے اور ہم سے پوچھا جائے گا، ہم سے جواب طلبی کی جائے گی اور یہ حقیقت ہے کہ آج کی دنیا میں اکثر گناہوں کا انتشار اسی بنیادی وجہ سے ہے۔ بھاری اکثریت لوگوں کی وہ ہے جو سمجھتے ہیں ہم مر کے مٹی ہو جائیں گے اور پھر ہم سے کوئی نہیں پوچھے گا۔

کچھ عرصہ پہلے ایک مجلس سوال و جواب میں بعض بڑے دانشور اور ان میں بعض عیسائیوں کے مناد بھی تھے وہ آئے ہوئے تھے، شروع میں تو انہوں نے اس بات سے تعجب کیا کہ وہ معاد کے قائل نہیں۔ اگر یقین ہو کہ میں عدالت کے سامنے پیش کیا جاؤں گا تو عدالت کے خوف سے ہی بہت سے گناہ جھڑ جاتے ہیں لیکن گناہوں کی کثرت بتا رہی ہے کہ خدا کی عدالت کے سامنے پیش ہونے کا کوئی تصور موجود نہیں۔ لوگ عملاً یہی سمجھتے ہیں کہ مرے اور مٹی ہو گئے اور پھر کون جئے گا اس جواب طلبی کے لئے کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔

"قرآن کریم نے اسی لئے اس مسئلے کو بار بار اٹھایا ہے اور اس کا ایک طبعی نتیجہ یہ ہے بہت سے ان میں سے خدا کے وجود کے بھی قائل نہ تھے" یہ دو باتیں ایسی ہیں اچھی طرح ان کو پلے باندھ لیں کہ کوئی قوم بھی خدا کی ہستی کی قائل نہیں رہ سکتی اگر وہ مرنے کے بعد جی اٹھنے اور سوال و جواب کی قائل نہ رہے۔ ان دونوں عقائد کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ قوم یہ سمجھے کہ ہم مر کے مٹی ہو جائیں گے اور پھر خدا کی ہستی کے قائل ہوں۔ خدا ایک بے معنی اور بے حقیقت چیز ہو جاتا ہے اور اگر یقین ہو کہ ہم دوبارہ جی اٹھائے جائیں گے اور جواب طلبی ہو گی تو لازماً ایک خدا کو تسلیم کرنا پڑتا ہے جو مالک ہے، جو خالق ہے، جو حساب کرنے والا ہے اور اس کے سامنے ہم سب حساب دار ہوں گے۔

فرماتے ہیں۔ "ایسی قوموں کی اصلاح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نبی ﷺ شہر مکہ میں ظہور فرما ہوئے۔ پس وہ تین قسم کی اصلاحیں جن کا ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں ان کا درحقیقت یہی زمانہ تھا۔ پس اس وجہ سے قرآن شریف دنیا کی تمام ہدایتوں کی نسبت اکمل اور اتم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی اور کتابوں کو ان تین قسم کی اصلاحوں کا موقع نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملا" اب یہ دیکھنے میں تو ایک دعویٰ ہے مگر اگر مذاہب کی تفصیل پر اور ان کے موجودہ حال پر نظر ڈالیں تو اس میں ایک ادنیٰ بھی شک نہیں رہ جاتا کہ پہلے مذاہب کو ان تینوں اصلاحوں کو بیک وقت کرنے کا موقع نہیں ملا۔ یہ وہ مضمون تھا جو اسلام کے وقت کے لئے اٹھار کھا گیا تھا اس کے لئے جس نبی کی ضرورت تھی وہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ کسی اور نبی کو یہ توفیق مل نہیں سکتی تھی کہ یہ تینوں امور ہاتھ میں لے اور ان میں سے ہر امر کی ہر تفصیل میں جاکر برائیوں کی بیخ کنی کرے اور ان کے بدلے میں بھلائیوں کو ان کی جگہ جاگزیں کرے۔

"قرآن شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بناوے اور انسان سے بااخلاق انسان بناوے اور بااخلاق انسان سے باخدا انسان بناوے۔ اسی واسطے ان تین امور پر قرآن شریف مشتمل ہے" یہی تین امور قرآن کریم کا خلاصہ ہیں۔ فرماتے ہیں "قرآنی تعلیم کا اصل منشاء اصلاحات ثلاثہ ہیں اور طبعی حالتیں تعدیل سے اخلاق بن جاتی ہیں" اب یہ جو نکتہ ہے یہ "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں تفصیل سے بیان ہوا ہے اور اگرچہ اسلامی اصول کی فلاسفی کا سال ہم بڑے شدومد سے منا چکے ہیں۔ اور امید رکھتے ہیں کہ سب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا گہرے دل سے مطالعہ کیا ہوگا مگر اس کے باوجود جب بھی میں اپنی سوال و جواب کی مجالس میں خصوصاً بعض احمدیوں سے پوچھتا ہوں تو پتہ چلتا ہے کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے۔ یہ کتاب ہی بہت گہری ہے اور اس پر ٹھہر ٹھہر کر غور کی ضرورت ہے ورنہ اسلامی اصول کی فلاسفی جن معارف اور حقائق کو لپیٹے ہوئے ہے ان کی کنہہ تک پہنچنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔

فرماتے ہیں۔ "قبل اس کے کہ جو ہم اصلاحات ثلاثہ کا مفصل بیان کریں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ قرآن شریف میں کوئی ایسی تعلیم نہیں جو زبردستی ماننی پڑے" اب یہ بھی ایک ایسا عجیب دعویٰ ہے جس کو لوگ سرسری نظر سے پڑھیں گے تو ان کو تعجب لگے گا۔ احکامات تو جتنے ہیں وہ فرائض ہیں۔ "زبردستی ماننی پڑے" سے کیا مراد ہے۔ **یہ امر واقعہ ہے کہ قرآن کریم کی جس تعلیم پر بھی آپ چاہیں اس کو رد کر سکتے ہیں اس پر عمل نہیں کرسکتے۔ عمل نہ کرنا چاہیں نہ کریں لیکن لازماً اس کا نقصان پہنچے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ قرآن کریم کی کوئی چھوٹی سی تعلیم بھی آپ نظرانداز کر دیں اور کہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور اس کے بغیر پھر آپ کو کوئی گہرا نقصان نہ پہنچ جائے۔** تو یہ مطلب ہے حضرت مسیح موعود (-) کا ایک بھی تعلیم ایسی نہیں جو زبردستی ماننی پڑے۔ ایسی بات ہے جیسے آپ کو کوئی کہے کہ یہ دودھ نہ پیو یہ زہریلا ہے۔ اب اس میں زبردستی تو کوئی نہیں ہوگی۔ اگر وہ کہے اچھا پینا ہے تو پیو تمہاری مرضی ہے۔ اب آپ انکار کردیں کہ میں بالکل نہیں مانوں گا میں ضرور پیوں گا اور جب پئیں گے تو اس وقت سمجھ آئے گی کہ حکم نہ ماننے کے نتیجے میں کیسا نقصان پہنچا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے جو تعلیمات ہمارے سامنے رکھی ہیں ان میں ایک بھی ایسی نہیں ہے جسے نظر انداز کیا جاسکے۔ وہ تعلیمات ساری انسانی زندگی کا خلاصہ ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی اگر عمل نہیں کریں گے تو اس کا نقصان اٹھائیں گے۔

اب یہ بات احمدیوں کے لئے سمجھنی اس لئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات کو اگر پوری طرح نہیں سمجھیں گے تو ان کو سمجھ نہیں آئے گی کہ اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں زور کیوں دے رہے ہیں۔ آگے جو میں عبارتیں پڑھ کے سناؤں گا اس میں مثلاً یہ ذکر ملتا ہے کہ کوئی ادنیٰ سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے اوپر بند کرلیتا ہے۔ تو اب سوچیں آپ میں کتنے ہیں یا میں اپنی ذات کو سوچوں کہ بارہا کتنی دفعہ معمولی معمولی بعض حکموں کو معمولی سمجھ کر کہ دیکھنے میں معمولی تھے ان کو نظرانداز کیا ہے۔ نجات کا دروازہ بند کرنے کا کیا مطلب ہے۔ مطلب یہ ہے ان احکامات سے تعلق رکھنے والی جو نجات ایک طبیعت کا حصہ ہے اس نجات سے آپ ضرور محروم رہ جائیں گے۔ اگر کسی شخص پر آپ نے سختی کی ہے اور وہ سختی جائز نہیں تھی تو جو زبردستی کرنے والا ہے وہ کر بھی سکتا ہے مگر اس سختی کا نقصان ضرور اس ذات کو پہنچے گا، اس کے ضمیر کو پہنچے گا، اس کی شخصیت پہ ایک قسم کا زنگ آجائے گا جب تک وہ اس کی اصلاح نہ کرلے۔

تو یہ مراد نہیں ہے کہ اس شخص کی ہلاکت ناگزیر ہے۔ مراد یہ ہے کہ تم واپس ان احکامات کی طرف لوٹو جن کو تم نے نظرانداز کردیا تھا اور اس پر غور کرو اور دیکھو کہ ان پر عمل نہ کرنے سے تمہیں کیا نقصان پہنچا ہے۔ وہ لوگ جو یہ منکسرانہ مزاج نہیں رکھتے وہ سمجھتے ہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ان کے متعلق لازماً حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فرمان صادق آتا ہے کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی نجات کے دروازے بند کرلئے ہیں۔ پس کمزوروں کے لئے اس میں خوشخبری ہے اور طاقتوروں کے لئے بھی خوشخبری ہے۔ **ہر حکم کے اندر کچھ حکمتیں ہیں ان حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کرو اور تکبر کی راہ سے کسی حکم کو نظرانداز نہ کرو۔ اگر کروگے تو لازماً اس کا شدید نقصان پہنچے گا اور یہ نقصان بڑھتے بڑھتے جہنم کے کنارے تک پہنچا دیتا ہے۔**

فرماتے ہیں "باقی تمام احکامات اصلاحوں کے لئے بطور وسائل کے ہیں اور جس طرح بعض وقت ڈاکٹر کو بھی صحت کے پیدا کرنے کے لئے کبھی چیرنے، کبھی مرہم لگانے کی ضرورت پڑتی ہے، ایسا ہی قرآنی تعلیم نے بھی انسانی ہمدردی کے لئے ان لوازم کو اپنے اپنے محل پر استعمال کیا ہے اور اس کے تمام معارف یعنی گیان کی باتیں اور وصایا اور وسائل کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسان کو ان کی طبعی حالتوں سے جو وحشیانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں اخلاقی حالتوں تک پہنچائے اور پھر اخلاقی حالتوں سے روحانیت کے ناپیداکنار دریا تک پہنچادے۔"

اب یہ ساری عبارت ہی غور طلب ہے، ٹھہر ٹھہر کر فکر کے ساتھ پڑھنے والی ہے لیکن خلاصہ میں نے پہلے آپ کے سامنے عرض کردیا ہے کہ کوئی ایک تعلیم بھی بے کار اور بے ضرورت نہیں ہے۔ اور ہر تعلیم اگلی تعلیم کے لئے تیار کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ضروری نہیں کہ اچانک آپ کو آخری صورت میں قرآن کریم کی اعلیٰ تعلیم پر عمل کرنا نصیب ہو جائے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر آپ کا سفر شروع ہو جائے تو ہر تعلیم جس پر آپ انکسار کے ساتھ عمل کریں گے وہ اگلی تعلیم کے لئے تیار کردے گی۔ اب حضرت مسیح موعود (-) نے اس کی مثال ایک پھوڑے سے دی ہے جس کی اصلاح ڈاکٹر کو کرنی ہے۔ اب ہر بیماری کا علاج بغیر تکلیف کے ممکن نہیں ہے۔ پھوڑے کی مثال دے کر بیان فرمایا کہ ڈاکٹر کو اس پہ چیر ڈالنا پڑتا ہے تاکہ اس کا گند، اس کا مواد پھوٹ کر باہر آجائے۔ اب یہ تکلیف وہ امر ہے اس لئے جب اپنے متعلق تم کوئی اسلام کی اصلاحی کارروائی استعمال کرو تو یاد رکھنا کہ لازم نہیں کہ تمہیں ضرور اس کا مزہ آئے۔ ابتداء میں تکلیف ہوگی اور تکلیف سے ڈر کر تم پیچھے بھی ہٹ سکتے ہو اگر پیچھے ہٹو گے تو وہی مواد، زہریلا مواد جو تمہارے اندر ہے وہ تمہارے لئے ہلاکت کا موجب بن جائے گا۔ اگر احکامات کی گہری حکمتوں پر نظر رکھو گے تو جان لو کہ ہر تکلیف اٹھانا تمہاری صحت کے لئے ضروری ہے۔ جب تکلیف اٹھاؤ گے تو اس کے نتیجے میں پھر صحت بھی نصیب ہوگی اور اس طرح ایک ادنیٰ حالت سے دوسری نسبتاً اعلیٰ حالت کی طرف تم حرکت کرتے چلے جاؤ گے۔

آگے حضرت مسیح موعود (-) نے ان احکامات کو کس رنگ میں دیکھا ہے اس رنگ میں دیکھنے کے لئے ابھی ہمیں اور بہت سی ترقی کی ضرورت ہے ورنہ یہ عبارت پڑھ کر آپ تعجب کریں گے کہ حضرت مسیح موعود (-) ان کو کس رنگ میں دیکھ رہے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ "ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک روحانی دعوت تمہاری کی ہے" قرآن کریم نے اپنے احکامات اور مناہی میں تمہاری ایک روحانی دعوت کی ہے۔ اب جس کو دعوت میں اچھے اچھے کھانے، مزے مزے کے کھانے ملیں وہ کیوں ان پر ہاتھ نہیں ڈالے گا، کیوں ان سے پیٹ بھرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ مگر نظر تو آئے کہ یہ دعوت ہے۔ اگر دعوت کی بجائے وہ محض دسترخوان چنا ہو اور کھانے والا بیمار ہو تو ہر لقمہ جو اٹھائے گا وہ اس کے لئے مصیبت بن جائے گا۔ بیماری کے دنوں میں یہی ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں مجھے تکلیف ہوئی تھی اور کھانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مزہ ہی اٹھ گیا۔ وہ نعمتیں جن کو لوگوں کے سامنے دستر خوان پر بچھا ہوا بچوں کے سامنے دیکھتا تھا اور میں حیرت سے دیکھتا تھا کتنے مزے سے کھا رہے ہیں مگر حکم اٹھ گیا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے وہ صحت نہ دی جس صحت سے سب کھانوں کے مزے متعلق ہیں تو کھانے بالکل بیکار اور بے معنی دکھائی دے رہے تھے۔ تو یہ فرق ہے حضرت مسیح موعود (-) کے دعوت دیکھنے میں اور آپ کے دعوت دیکھنے میں۔ حضرت مسیح موعود (-) جب یہ روحانی دعوت دیکھتے ہیں تو بہت مزے کرتے ہیں کہ سبحان اللہ۔ کیسے کیسے مزے مزے کے کھانے خدا نے ہمارے لئے تیار کئے ہیں اور ایک بیمار آدمی بیٹھا حیرت سے دیکھ رہا ہے کہ کیسے کھا رہے ہیں۔ مجھے تو ہر کھانے کے لئے ایک مصیبت کرنی پڑ رہی ہے' لقمہ گلے سے اترتا نہیں اور کس مزے مزے سے کھا رہے ہیں۔ تو یہ سارے حالات ایسے ہیں جن کو تفصیلی نظر سے دیکھیں تو بات سمجھ آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کی ایک بھی عبارت ایسی نہیں جو گہری حکمتوں سے عاری ہو ایک نافہم آدمی کو شروع میں سمجھ نہیں آئے گی۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں بڑی روحانی نعمتیں ہیں جو ہمارے سامنے سجائی گئی ہیں اور اکثر آدمی دیکھ کے حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیا نعمتیں کھا رہے ہیں۔ ہر چیز سے تو بچنے کا حکم ہے' ہر مزے کی بات تو حرام کر دی گئی ہے تو یہ کیسی دعوت ہوئی جس میں ہر مزے مزے کی بات حرام ہو گئی اور ہر بیہودہ چیز جس کو ہم بیہودہ سمجھ رہے ہیں اس کے متعلق ہے کہ بے شک کھاؤ۔ یہ فہم کا قصور ہے' یہ انسانی فطرت کے رجحانات کا قصور ہے۔ جب بیمار ہوں گے تو یہی کچھ ہو گا۔ اگر بیمار نہیں ہوں گے تو حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ سنئے۔

فرماتے ہیں۔ "تو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ" اب بتائیں کون انسان ہے جو بیمار حالت میں ان کھانوں کو کھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کتنی آسانی سے فرما رہے ہیں کچھ بھی بات نہیں تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں۔ "سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہو گا" اگر تم عمداً کسی حکم سے احتراز کرو گے اور منہ بناؤ گے اور اس کھانے کو اپنے نفس کے لئے' اپنی اصلاح کے لئے قبول نہیں کرو گے تو فرماتے ہیں۔ "وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہو گا۔"

اب یہ بھی نہیں فرمایا کہ عدالت کے دن ضرور اس کا مؤاخذہ ہو گا۔ یہ دو باتیں الگ الگ ہیں۔ ان کا فرق ہے۔ یہ کہنا ایک بات ہے کہ قیامت کے دن لازماً اس کا مواخذہ ہو گا اور یہ کہنا الگ بات ہے کہ وہ مواخذہ کے لائق ہو گا۔ آگے اللہ کی مرضی ہے (-) لازم نہیں ہے کہ ہر قابل مؤاخذہ کو ضرور پکڑے مگر اپنی دانست میں تم خطرے کے نیچے آ گئے۔ اگر آپ بے دھڑک سڑک پار کرتے ہیں اور کوئی موٹر پاس آ کے رک جائے اور آپ کو نہ کچلے تو اس میں آپ کی کوئی خوبی نہیں۔ مؤاخذہ کے لائق آپ ٹھہر گئے تھے۔ اگر وہ موٹر آپ کو کچل بھی دیتی ہے تو اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔ پس مؤاخذہ کے لائق ٹھہرنا اور بات ہے اور مؤاخذہ ہونا اور بات ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کی عبارات بہت ہی باریک اور لطیف عبارات ہیں ان پہ کوئی منطقی اعتراض عائد نہیں ہوتا۔

"وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہو گا۔ اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردن پر اٹھاؤ" دین العجائز کس کو کہتے ہیں۔ بڑی بوڑھیاں جب ان کو کوئی نیکی کی بات کہی جائے تو بے چون و چراں وہ باتیں کر لیتی ہیں۔ کبھی وہ جھگڑا نہیں کرتیں کہ اس میں کیا حکمت تھی' کیوں ہم پر یہ بات فرض کی گئی ہے۔ سیدھی سادی پرانے زمانے کی مائیں آپ نے گھروں میں دیکھی ہوں گی جو اکثر دیہاتی زندگی میں اب ایک قصۂ پارینہ بن گئی ہیں۔ آج کل تو بعض بوڑھیاں بھی بڑی چالاک ہو گئی ہیں۔ اور وہ بہانے ڈھونڈتی ہیں (دین) سے بچنے کے۔ لیکن پرانے زمانے میں ہم نے وہ عورتیں دیکھی ہوئی ہیں' سیدھی سادی سفید کپڑے پہنے ہوئے' سر کو چنی سے ڈھانپا ہوا' ان کو جو کہا بی بی آپ یہ کھالیں۔ اچھا یہی کھا لیتے ہیں۔ یہ کام کریں' اچھا یہی کام کر لیتے ہیں۔ ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ جو بھی احکامات نازل فرماتا ہے وہ ان کی بھلائی کے لئے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردن پر اٹھاؤ" مسکینی کی حالت ہو گی تو پھر قرآن شریف کا اٹھانا آسان ہو جائے گا۔ اگر مسکینی کی حالت نہ ہو گی تو یہ جُوا جو ہے یہ بہت مشکل پیدا کر دے گا۔ "کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ اور جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا۔"

(ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد نمبر3)

اب حکموں کی تعداد ایک سے دو' دو سے تین' تین سے آگے بڑھتی جا رہی ہے' پانچ سو تک پہنچی۔ اب فرماتے ہیں' "سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکموں میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے' حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القران کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔"

(کشتی نوح' روحانی خزائن جلد 19 ص 26' 27)

اب یہ جو پہلو ہے قرآن کریم سے محبت کا اس کے متعلق آج کل میں بہت زور دے رہا ہوں کہ خصوصاً بچوں کو قرآن کریم پڑھنا لکھنا سکھایا جائے اور اس کے معانی بھی ساتھ ساتھ سکھائے جائیں۔ اکثر لوگ جو ناظرہ پڑھا دیتے ہیں وہ کافی نہیں ہے۔ اگر ناظرہ قرآن کے ساتھ ساتھ آپ اس کے معانی بھی کچھ سکھاتے چلے جائیں تو قرآن کریم سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے۔ اب مجھے علم نہیں کہ آپ میں سے کتنے ہیں جو میری قرآن کریم کی کلاس کو غور سے سنتے ہیں یا بن سکتے ہیں یا ان تک پہنچتی بھی ہے کہ نہیں۔ مگر اس کلاس میں جو آنے والے ہیں ان میں کم علم عورتیں بھی ہیں' بڑے بڑے صاحب علم مرد بھی ہیں لیکن جب قرآن کریم کو سمجھا کر پڑھایا جائے تو اس سے محبت ہونا ایک لازمی بات ہے' آدمی رک ہی نہیں سکتا محبت کئے بغیر۔

قرآن کریم پڑھانا اور خشکی یہ دو چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ چنانچہ میں اپنی کلاس کو سمجھاتا ہوں اور بسا اوقات دیکھتا ہوں کہ جب میں قرآن کریم سے فطرت کے راز ان کو سمجھاتا ہوں' قرآن کریم نے کن کن رازوں سے پردہ اٹھایا ہے' کیا کیا معرفت کی باتیں کی ہیں' میری نظر اٹھتی ہے تو میں ان کو بھی روتے ہوئے دیکھتا ہوں اور میری اپنی آنکھیں بھی آنسو بہا رہی ہوتی ہیں۔ اب خشک تعلیم سے تو آنسو نہیں جاری ہوا کرتے۔ لازماً اللہ تعالیٰ کی محبت کے چشمے بہہ رہے ہیں قرآن کریم میں۔ اور وہی چشمے ہیں جو سننے والوں کی آنکھوں سے اور سنانے والے کی آنکھوں سے جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود (-) جب قرآن کریم کے متعلق اس کو نعمت بیان فرماتے ہیں تو ہرگز ایک ذرہ بھی مبالغہ اس میں نہیں ہے۔

ایسی ایسی معرفت کی باتیں قرآن کریم میں بیان ہیں کہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم پڑھیں اور اس سے محبت نہ ہو جائے اور **اگر قرآن سے محبت ہو جائے تو زندگی کے سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ جن لوگوں کو محبت ہوتی ہے**

ان کی ساری برائیاں دور ہو جاتی ہیں' ان کو ایک نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور بکثرت لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ اگرچہ ہماری اپنی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی کلاس میں بیٹھنے کا موقع ملا اور ہم نے ایک نئی زندگی پالی ہے۔ اب یہی کتاب ایک عام کتاب نہیں ہے جو اسے پڑھتے وقت مشکل ہو' جاگنا مشکل رہے اس کو تو پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہی تمام خوابیدہ جذبات اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن کی تائید میں اور اس کی حکمتوں کی تائید میں فطرت کا لفظ لفظ بولتا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود(۔) کی جو قرآن کی تعریفیں ہیں اگر آپ ان کو سمجھیں بھی نہیں تو حیرت سے دیکھیں گے اور آپ کی بوریت میں ذرا بھی فرق نہیں آئے گا۔ آپ کہیں گے یہ کوئی عارف باللہ آدمی ہے اس کو مزہ آ رہا ہوگا مگر قرآن کریم کا مزہ اٹھانے کے لئے جو بڑے بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت ہے وہ ہمیں نصیب ہی نہیں حالانکہ کسی بڑے مرتبے اور مقام کی ضرورت نہیں دین العجائز کی ضرورت ہے۔ عجز اور انکساری کے ساتھ قرآن کریم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت ہے' اپنا سر جھکا دیں اور غور سے پڑھیں اور آیات کے تسلسل پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ قرآن کریم کی آیات ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ پہلے انسان کے وہم میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کس طرح تعلیم مسلسل آگے بڑھ رہی ہے اور ایک بات اگلی بات سے منسلک ہوتی چلی جا رہی ہے یہ ڈوریاں ہیں جو آپس میں بٹی جا رہی ہیں۔

اور اس کا ایک علاج میں آپ کے سامنے یہ رکھ رہا ہوں کہ اگر آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ سننا ممکن نہیں تو غالباً یہاں امریکہ میں ان **قرآن کریم کی کلاسز کی ویڈیو ریکارڈنگ ہو چکی ہو گی۔ اگر ہو چکی ہے تو لازماً گھروں کو مہیا کرنی چاہئے۔** یہ بھی کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں کہ کسی ایک وقت ان میں ویڈیوز کو چلا دیا جائے مگر ہر ایک کے اوقات الگ الگ ہیں اور ضروری نہیں کہ ہر روز اس وقت وہ گھر ہی ہو سارا خاندان بھی کہیں سفر پر جا سکتا ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ان کا ریکارڈ اپنے گھروں میں رکھیں اور ترتیب کے ساتھ آپ سب لوگ مل جل کر بیٹھیں اور سننا شروع کریں۔ اگر دس سبق بھی آپ اس طرح پڑھ لیں گے تو پھر آپ کے لئے ان سبقوں سے الگ رہنا ممکن ہی نہیں رہے گا۔ طلب کریں گے کہ کب ہم اگلا سبق شروع کریں مگر پڑھیں اکٹھے اور بچوں کو ساتھ شامل کر کے پڑھیں۔

تو حضرت مسیح موعود(۔) نے جو قرآن کریم کے متعلق روحانی دعوت' فرمایا اور مزے مزے کے کھانے بتائے وہ آج بھی مل سکتے ہیں۔ صرف پڑھنے کا طریقہ ہے۔ اور اللہ **تعالیٰ نے میرے دل میں جو قرآن کریم کی محبت ڈالی ہے اس دور میں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود(۔) کی ہدایات پر عمل کروانے میں یہ محبت ضروری تھی۔** اور جب اس کلاس میں آپ قرآن کریم کو پڑھیں گے تو پھر حضرت مسیح موعود(۔) کا اصل مقام ظاہر ہوگا۔ کتنے عظیم الشان معلم تھے۔

آپ فرماتے ہیں۔ "آج کل دنیا کا تو یہ حال ہے کہ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں" اب دیکھیں سات سو اور پانچ سو کی بات ختم ہو گئی۔ فرماتے ہیں "کئی ہزار حکم ہیں ان کی پابندی نہیں کی جاتی۔ ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کر لی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحے دار جھوٹ بولتے ہیں" بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں لیکن مصالحہ لگانا بھی ایک خاص کام ہے اور بعض دوکاندار پھر مصالحے لگا لگا کے جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رِجس کے ساتھ رکھا ہے۔ اب کوئی گندی چیز ہو' ناپاک چیز ہو اس کو جتنے مرضی مصالحے لگالیں وہ کھا تو نہیں سکتے آپ۔ اگر پتہ ہو کہ گند ہے تو گند ہی رہے گا۔ مصالحے لگانے سے وہ گند صاف نہیں ہو جائے گا۔ یہ پرانے زمانے کے ہمارے حکیموں کا طریقہ تھا کہ کوئی دوائی جو انتہائی بدمزہ ہو اس کے ساتھ گلقند ملا دیا کرتے تھے' میٹھا ڈال دیتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ اب کوئی مزے لے لے کے کھائے گا' وہ اپنی جہالت کو دوسروں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ سیدھی بات یہ ہے کہ اگر وہ دوا تلخ ہے تو ایک دفعہ کھاؤ' پانی پیو' قصہ صاف کرو۔ وہ میٹھا ملا کے اس کو آدھے گھنٹے میں ختم کرنا یہ کون سی عقل کی بات ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایک لطیفہ سنایا کرتے تھے اور وہ اس موقع پر ہمیشہ مجھے یاد آجاتا ہے۔ میں کئی دفعہ سنا چکا ہوں **لیکن پرانے بزرگوں کی پیاری پیاری باتیں یاد رکھنا اچھی بات ہے۔ بار بار جب دہرائی جائیں تو ان کے لئے دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے۔**

حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ایک میرے ساتھی تھے وہ کھانا الگ سا چھپا کے کھایا کرتے تھے حالانکہ بہت بااخلاق آدمی تھے۔ تو میں نے کہا دیکھوں تو سہی کیا بات ہے تو میں اچانک گیا تو ان کی چپڑی ہوئی روٹی تھی۔ میں اٹھا کے ایک لقمہ کھانے لگا تو کہا آہاں ہاں' سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ کو نہیں میں نے یہ روٹی کھانے دینی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اتنے ہی زیادہ شرمندہ ہوتے جائیں اور اتنا ہی اصرار بڑھتا جائے کہ ایک لقمہ تو میں کھالوں۔ وہ کہیں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور سارا کھانا ایک طرف کر دیا۔ آخر ان کو خیال آیا کہ اتنا نیک' اتنا بزرگ' اتنا سخی انسان کوئی بات ہے جو مجھے یہ کھانا نہیں کھانے دے رہا۔ پوچھا کہ بتائیں کیا بات تھی۔ تو انہوں نے کہا کہ مجھے ڈاکٹر نے Cod-Liver Oil (مچھلی کا تیل) کھانے کا حکم دیا اور اتنا بدبودار ہے کہ میں وہ کھا ہی نہیں سکتا۔ تو میں نے یہ ترکیب سوچی کہ گھی کی بجائے روٹیاں اس سے چپڑلوں اور روٹیاں چپڑ چپڑ کر ان کو گلے سے اتاروں۔ تو یہ بھی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود(۔) فرماتے ہیں کہ یہ **جھوٹ والے گندے لوگ گند کو نئے نئے طریقوں کے ساتھ کھاتے ہیں مگر گند تو گند ہی رہے گا وہ تو نہیں کبھی ہٹے گا۔ کہتے ہیں "ہنسی کے طور پر لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔"** اب اس کا آغاز ہزارہا حکموں کی بات سے ہوا تھا۔ اب جھوٹ کے تمام شعبوں سے اگر آپ پرہیز کریں تو بتائیں کتنے شعبے بن جائیں گے۔ روزمرہ کی انسانی زندگی میں بے شمار مواقع آتے ہیں جب انسان صاف گوئی اور سچائی سے کام نہیں لیتا بلکہ جھوٹ کی پناہیں ڈھونڈتا ہے اور اس میں سے ہر دفعہ' ہر موقع پر جھوٹ اپنی ذات میں ایک الگ گناہ بن جاتا ہے۔ جن حالات میں وہ بولا گیا' کن کے سامنے بولا گیا' کیا کیا مقصد تھا وغیرہ وغیرہ۔ تو ایک جھوٹ کے شعبے بھی اتنے ہیں جو شمار نہیں ہو سکتے۔ اور اس کے علاوہ جب آپ قانون قدرت پر غور کریں اور زمین و آسمان میں جو قرآن کریم نے گہری حکمتوں کے راز بیان فرمائے ہیں تو ساری کائنات کا مطالعہ آپ پر اتنا ہی زیادہ شکر کو لازم کرے گا۔ بے انتہا چیزیں ملیں گی کہ جب ان پر غور کریں گے تو دل شکر سے بلیوں اچھلے گا۔ تو اسی لئے احکامات کو گننا چھوڑ دیں۔ ان کی گنائی ممکن ہی نہیں۔ جتنے اللہ کے احسان اتنے ہی زیادہ خدا تعالیٰ کے ہاں اوامر اور نواہی ملتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں یہ جو آتا ہے کہ اگر سمندر سیاہی ہو جاتے اور میرے کلمے لکھتے تو وہ سیاہی خشک ہو جاتی خواہ سات سمندر اور آجاتے مگر کلمات کو لکھ نہیں سکتے تھے۔ پس یہ احکام ہیں۔ کلمات الٰہی جن کی کوئی حد نہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کلمات کو سمجھنے اور ان کو پڑھ کر اس کے ساتھ جو شکر وابستہ ہیں وہ شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شکر خدائے رحماں! جس نے دیا ہے قرآں
غنچے تھے سارے پہلے اب گُل کھِلا یہی ہے

کیا وصف اس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دلبر بہت ہیں دیکھے دِل لے گیا یہی ہے

دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
خالی ہیں اُن کی قابیں خوانِ ہدیٰ یہی ہے

اُس نے خدا ملایا وہ یار اُس سے پایا
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے (درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار 24- اگست 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ لجنہ ربوہ-
1-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- واقفین نو اسلام آباد-
1-20 رات- درس القرآن 98-1-2-
2-35 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- ہوں میں تیرے فضلوں کا منادی-
3-10 رات- چینی زبان سیکھئے-
3-40 رات- ڈاکومنٹری- قلعہ دراوڑ-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر ورک شاپ نمبر 12-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- حضور کا مستورات سے خطاب جلسہ جرمنی
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-20 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-55 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ-
10-45 صبح- چلڈرنز ورک شاپ نمبر 12-
11-15 دوپہر- درس القرآن- 2-1-1998
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- از نفیس احمد-
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
6-00 شام- اختتامی خطاب جلسہ جرمنی
8-05 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-
11-30 رات- اختتامی خطاب جلسہ جرمنی-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 25- اگست 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر-
1-10 رات- روحانی خزائن-
2-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-05 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
3-35 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-00 صبح- اختتامی خطاب جلسہ جرمنی-
6-25 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس-
6-35 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-30 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- انٹرویو لیاقت علی صاحب-
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ- جمعہ 21-2-97
12-20 دوپہر- دینی تعلیم-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 دوپہر- طبی معاملات میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت-
4-35 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
8-20 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 26- اگست 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-
1-00 رات- چلڈرنز کارنر- وقف نو پروگرام راولپنڈی-
1-20 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-05 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن
5-05 صبح- لقاء مع العرب-
6-25 صبح- طبی معاملات- میزبان ڈاکٹر عالیہ عصمت-
6-30 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- واقفین نو-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-05 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-
11-05 دوپہر- سواحیلی پروگرام-
12-00 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات-
12-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-

درخواست دعا

○ محترم چوہدری مقبول احمد چیمہ صاحب صدر جماعت چک R-111/6 ضلع بہاولنگر جو مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب نائب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ کے والد ہیں بوجہ سانس کی تکلیف کے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں-

○ مکرم مرزا عبداللطیف صاحب ناظم انصاراللہ ضلع گجرات کا سی ایم ایچ جہلم میں گردہ کا اپریشن ہوا ہے یہ ان کا تیسرا اپریشن ہے- ان سب کے لئے درخواست دعا ہے-

زیارت ربوہ واقفین نو ضلع پشاور

○ مورخہ 23- جولائی 1998ء بروز جمعرات واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ پشاور شہر اور مکرم میر تسنیم احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع پشاور کی قیادت میں ربوہ پہنچا- اس وفد میں 45 واقفین نو بچے اور 40 والدین اور دیگر افراد شامل تھے- اچینی پایاں اور بازید خیل کے واقفین نو خواتین اور بعض دیگر افراد بھی مکرم راناظفراللہ خان صاحب مربی سلسلہ اچینی پایاں کے ہمراہ اس وفد میں شریک تھے-

وفد کے ممبران نے 23- جولائی 1998ء کی صبح پشاور سے اپنے سفر کا آغاز کیا اور مری کے صحت افزا مقام کی سیر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے رات گئے ربوہ پہنچے- ان کے قیام وطعام کا انتظام دارالضیافت میں کیا گیا-

ربوہ قیام کے دوران واقفین نو بچوں، خواتین اور دیگر احباب نے بیت المبارک، بیت الاقصیٰ، بہشتی مقبرہ، قصر امامت، نمائش، دفتر وکالت وقف نو، خلافت لائبریری اور M.T.A. کے دفاتر کا وزٹ کیا اور ان سے متعلق معلومات حاصل کیں- واقفین نو بچوں اور خواتین نے مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان سے ملاقات کی- اسی طرح خواتین نے لجنہ ہال میں محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان سے بھی ملاقات کی-

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دارالضیافت تشریف لا کر واقفین نو- والدین اور دیگر افراد کو ملاقات کا موقع عنایت فرمایا- اس موقع پر آپ نے بچوں کے تربیتی امور کا جائزہ لیا- بچوں سے تلاوت اور نظمیں وغیرہ سنیں نیز اپنی قیمتی نصائح سے نوازا-

ربوہ قیام کے دوران وفد نے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ، محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل، مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت، مکرم منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت اور مکرم مولانا عبدالستار خان صاحب سابق مربی سپین سے ملاقات کی- ان بزرگوں نے بچوں اور والدین کو تربیت کے حوالے سے مختلف نصائح کیں- مکرم میر قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے بچوں کا تفصیلی جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف توجہ دلائی-

مورخہ 25- جولائی کو وفد نے احمد نگر میں واقع حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے زرعی فارم کی بھی سیر کی، اس موقع پر دارالرحمت وسطی کے بعض واقفین نو جو محترم آفاق احمد باجوہ صاحب کے ہمراہ وہاں آئے ہوئے تھے کے پشاور کے واقفین نو بچوں کے ساتھ بعض دلچسپ ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے-

26- جولائی کو بیوت الحمد سے ملحقہ سوئمنگ پول میں ماہرین کی نگرانی میں بچوں کے لئے سوئمنگ کا پروگرام بنایا گیا- انتظامات کے سلسلہ میں مکرم چوہدری محمد افتخار صاحب سیکرٹری وقف نو ناصر آباد شرقی نے تعاون کیا-

مورخہ 26- جولائی رات 9 بجے وفد کو دعا کے ساتھ رخصت کیا گیا جو مکرم عبدالحلیم احمد صاحب نمائندہ وکالت وقف نو نے کرائی-

(وکالت وقف نو)

قرآن کریم ناظرہ پڑھ لینے والے واقفین نو کے لئے

○ (I) جن واقفین نو نے قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھ لیا ہے وہ اپنے سیکرٹری صاحب وقف نو کی تصدیق کے ساتھ ہمیں اطلاع دیں- انہیں وکالت کی طرف سے سند اور مبارکباد بھجوائی جائے گی-

(II) نیز قرآن کریم ناظرہ مکمل پڑھ لینے والے بچوں کو ابھی سے قرآن کریم باترجمہ پڑھانا شروع کیا جائے- تاکہ وہ قرآن کریم کا جو حصہ بھی تلاوت کریں- سمجھ کر تلاوت کریں-

(وکالت وقف نو)

ہفتہ تحریک جدید 2- اکتوبر تا 9- اکتوبر 1998ء

○ حسب سابق امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں ہفتہ تحریک جدید منایا جائے-

1- 2- اکتوبر بروز جمعہ تحریک جدید کے عنوان پر خطبات دیئے جائیں-

2- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے خطبات انفاق فی سبیل اللہ کے اقتباسات سنائے جائیں-

3- غیر معیاری وعدہ جات کو معیاری بنانے کی سعی کی جائے ٹارگٹ بہرصورت حاصل کئے جائیں- اور وصولی کو سو فیصدی تک پہنچایا جائے-

4- محصلین کی تعداد ضرورت کے مطابق بڑھائی جائے- اور جمع شدہ چندہ اولین موقعہ پر داخل خزانہ کروایا جائے-

5- ہفتہ تحریک جدید کی رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوائی جائے-

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو-

(ایڈیشنل وکیل المال اول)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
مفید اور موثر دوائیں
تابانی: چہرے، ہاتھوں وغیرہ کی خشکی دور کر کے ملائمت پیدا کرتا ہے- اور دلکشی میں اضافہ کرتا ہے-
نور منجن: دانتوں کی یومیہ صفائی کیلئے
شفاء پائیوریا: دانتوں، مسوڑھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
ربوہ ☎ 211538

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 22- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 31 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 سنٹی گریڈ
24- اگست غروب آفتاب 6-45
25- اگست طلوع آفتاب 5-27

عالمی خبریں

اقوام متحدہ نے امریکی حملوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ اسلامی ممالک اور روس نے امریکہ کو دہشت گرد قرار دیا ہے۔ چین اور بھارت نے بھی اسے امریکہ کی بہت بڑی دہشت گردی اور جارحانہ اقدام قرار دیا ہے۔ طالبان نے اس حملے کو افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے۔

مشتعل سوڈانی ہجوم نے خرطوم میں امریکی سفارت خانے کو نذر آتش کر دیا۔ سفارت خانے کی عمارت خالی تھی۔

امریکہ نے افغانستان اور سوڈان پر مجموعی طور پر 75 کروز میزائیل فائر کئے۔ کابل میں مسلح افراد نے اقوام متحدہ کے ایک اہلکار کو زخمی کر دیا۔ غیر ملکی افغانستان میں چھپ کر بیٹھ گئے۔

افغانستان پر امریکی حملوں کے خلاف مقبوضہ کشمیر میں ہڑتال ہوئی۔ امریکی پرچم جلا دیا گیا۔

سوڈان نے امریکی حملے کے خلاف سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ کیمیائی ہتھیار تیار کرنے کے امریکی الزامات بے بنیاد اور جھوٹے ہیں۔

امریکی حملوں کے باوجود طالبان کی حفاظت میں اسامہ بن لادن محفوظ ہے۔ اسامہ نے کہا ہے کہ حملے کا ہمیں پہلے ہی علم تھا۔ انہوں نے امریکہ کا ساتھ دینے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔

امریکی حکام نے کہا ہے کہ حملوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ امریکی حملے پر امریکہ کے اہم اتحادی جاپان نے محتاط ردعمل کا اظہار کیا ہے۔

بی بی سی نے بتایا ہے افغانستان پر حملہ کے وقت مشتبہ ٹھکانوں پر اہم اجلاس ہو رہا تھا۔ گروپ کے تقریباً 600- ارکان جنہیں دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔ جمع تھے۔

بی بی سی نے بتایا ہے اسامہ بن لادن نامعلوم مقام پر ہیں۔ وہ اور ان کے ساتھی خیریت سے ہیں۔

ترک اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ نے کہا ہے کہ کلنٹن کا یہ اقدام اپنے سکینڈل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے ہے۔ جس میں وہ کامیاب رہے ہیں۔

امریکی حملوں نے امریکہ کو اسلام کا سب سے بڑا دشمن بنا دیا مبصرین کا کہنا ہے کہ اب طالبان کے خلاف جذبات دب جائیں گے اور ان کو اسلامی تحریکوں کی حمایت حاصل ہو جائے گی۔

خرطوم پر حملہ کرنے والے طیارے کسی بیڑے سے نہیں بلکہ نامعلوم ہوائی اڈے سے آئے تھے۔ بی 111 طیاروں نے راڈار جام کئے اور 5 میزائیل پھینکے۔ سوڈانی سفیر نے کہا کہ ہمارا چیلنج ہے کہ دنیا بھر کے ماہرین اور اقوام متحدہ کے مبصر فیکٹری کا دورہ کریں اور معلوم کریں کہ یہ دواؤں کی فیکٹری تھی یا کیمیائی اسلحہ کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

پاکستان نے امریکہ سے شدید احتجاج کیا ہے پاکستان کا کہنا ہے کہ اس کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ دفتر خارجہ اسلام آباد میں امریکی ناظم الامور کو طلب کیا گیا۔ جنہوں نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی پر معذرت کی۔ پاکستان نے امریکی معذرت کو مسترد کر دیا ہے۔

پاکستان نے کہا ہے کہ امریکی جارحیت نے غم و غصہ پیدا کیا ہے۔ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے۔ ہم سوڈان اور افغانستان سے یکجہتی کا اظہار کرتے ہیں۔ خوست' جلال آباد اور خرطوم پر امریکہ کے کروز میزائیلوں کے حملے اور اس کے نتیجے میں انسانی جانوں کا ضیاع انتہائی سنگین معاملہ ہے یہ حملے دو ملکوں کی خود مختاری اور علاقائی حدود کی خلاف ورزی کے ضمن میں آتے ہیں۔

دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ ان حملوں میں پاکستان کا کوئی ائربیس استعمال نہیں ہوا۔ ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں ان حملوں کا پیشگی علم نہیں تھا۔ تاہم اتنا پتہ تھا کہ چند مہینوں سے امریکی بحری جہاز خلیج میں کھڑے ہیں۔

وزیر خارجہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان نے ان امریکی حملوں کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے۔ حملوں سے قبل امریکہ نے پاکستان کو اعتماد میں نہیں لیا۔ کروز میزائیل اس وجہ سے راڈار پر نظر نہیں آئے کہ ان کی پرواز بڑی نیچی ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بری بحری اور فضائی حدود میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے ہیں۔

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہمیں اسامہ بن لادن کا کوئی پتہ نہیں۔ نہ ہم نے اس بارے میں امریکہ کو کوئی معلومات فراہم کی ہیں۔ افغانستان اور سوڈان نے عالمی اداروں میں مسئلہ اٹھایا تو پاکستان حق اور سچ کا ساتھ دے گا۔

وزیر خارجہ نے کہا ہے امریکی حملے قابل نفرت ہیں۔ پاکستان کے اڈے استعمال ہوئے نہ آئندہ کرنے دیں گے۔ صدر کلنٹن کی نواز شریف سے کوئی بات نہیں ہوئی۔

سینٹ میں قائد حزب اختلاف مسٹر اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ امریکیوں کے انخلاء کے پیچھے حملے کا پروگرام تھا۔ پاکستان کو حملے سے لاعلم رکھا گیا تو ایجنسیاں کیا کر رہی تھیں۔ وزیر خارجہ کا بیان نامکمل ہے۔

افغانستان اور سوڈان پر امریکی حملوں کے خلاف ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہوئے

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن اور پاکستانی سیل بند ادویات مدر ٹنکچر، بائیو کیمک ادویات، پوٹینسیاں گولیاں، شیشیاں، ڈراپر اور ہومیو پیتھک کتب-
فری ڈسپنسری اور مریضان کیلئے خصوصی رعائیتیں
محمود ہومیو پیتھک سٹور و کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

برائے فوری فروخت
مکان نمبر 12/1 "دارالرحمت" فیکٹری ایریا ربوہ فرنٹ پورشن ہے۔ فوری برائے فروخت ہے خواہشمند حضرات رجوع فرمائیں۔
محمد شریف ظفر 16/8 دارالصدر شمالی ربوہ
☎ 212159

آپکی خدمت میں پیش پیش **بلوچ ٹریولز** اقصیٰ چوک بالمقابل گیٹ بیت الاقصیٰ
ربوہ سے مختلف شہروں کیلئے سروس

ربوہ سے لاہور روانگی	واپسی	ربوہ سے راولپنڈی روانگی	واپسی	ربوہ سے گوجرانوالہ روانگی	واپسی
5.00 صبح	9.00 صبح	4.30 صبح	10.00 صبح	5.30 صبح	9.00 صبح
5.30 〃	2.30 دوپہر	10.30 رات	2.30 دوپہر		
6.00 〃	3.00 〃				
1.30 دوپہر					

نیز پاکستان بھر کیلئے کار، ہائی ایس، اور بس کی سپیشل بکنگ کیلئے تشریف لائیں۔

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
ہر آن فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الکریم جوئیلرز
میاں عبدالکریم غیور
فون نمبر: 6325511
6330334
بازار فیصل، کریم آباد چورنگی کراچی